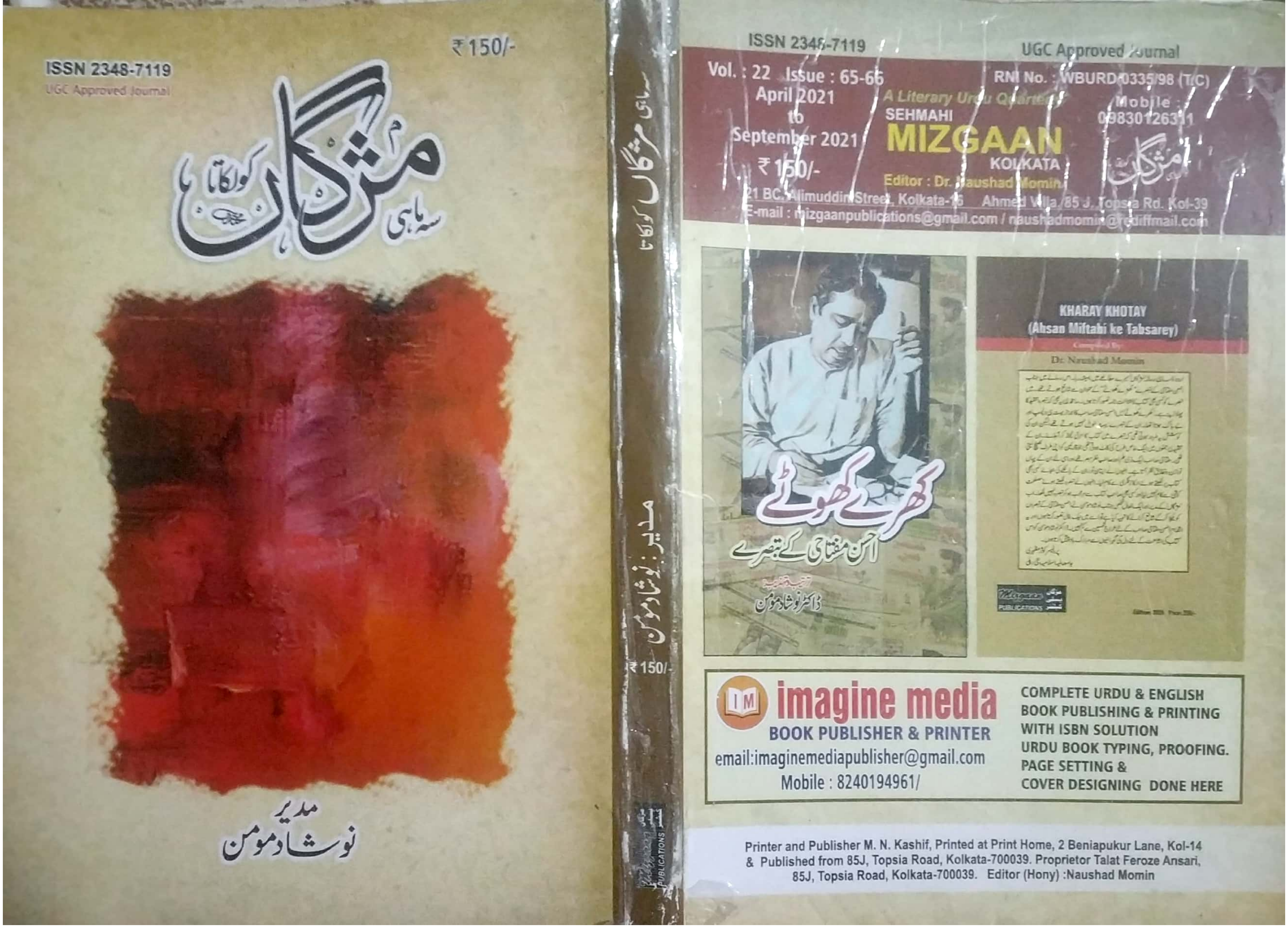

Scanned with CamScanner

ISSN 2348-7119

© بہ حق ناشر محفوظ تاہم مژگاں کے حوالے کے ساتھ مضامین نقل کئے جا سکتے ہیں

RNI No. : WBURD/0335/98(TC)

SEHMAHI **MIZGAAN** KOLKATA

A Literary Urdu Quarterly

Volume. : 22 Issue : 65-66

April-2021 to September 2021

Editorial Board

Prof. Rais Anwer, Prof.Shahnaz Nabi, Prof. Moinuddin Jina bade

Prof. Shahpar Rasool, Prof. Anwar Pasha,Prof. Kauser Mazhari,

Dr. Sanjar Helal Bharti

Editor (Honorary)

DR. NAUSHAD MOMIN

- **اندرون ملک:** فی شمارہ -/150روپے O خصوصی شمارے -/600روپے
  زرسالانہ -/800روپے (بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک/کوریئر)
- **بیرون ملک :** سعودی عرب/امارات : 250ریال/درہم (بذریعہ ہوائی ڈاک/کوریئر)
  امریکہ ودیگر ممالک : 50امریکی ڈالر، برطانیہ : 50پونڈ
- خصوصی معاونت : -/5000روپے

ازراہ کرم چیک یا ڈرافٹ پر صرف MIZGAAN ہی لکھیں

UNION BANK OF INDIA

RAK Road Branch, Kolkata-700016

A/c No. : 454602010004262

IFSC Code : UBIN 0545465

- قانونی مشیر: پروفیسر سرفراز احمد خان (ایڈوکیٹ)
- کمپوزنگ : سوفٹ لائن گرافکس، کولکاتا-13(9007312839)

- مژگاں کے مشمولات سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔
- مژگاں سے متعلق تنازعات کی قانونی چارہ جوئی کا حق صرف کولکاتا کی عدالت کو ہوگا۔
- مژگاں ایک غیر تجارتی، غیر سیاسی اور غیر سرکاری ادارہ/رسالہ ہے، جس سے منسلک افراد بلامعاوضہ اپنی خدمات انجام دیتے ہیں۔

فہرست

• اداریہ

مضراب	نوشاد مومن	۵

• شعور وادراک (مضامین)

اسلام، سائنس اور مسلمان	شمس الرحمٰن فاروقی	۷
شاعری کی مظہریات	سعادت سعید	۱۹
فکشن میں فکریات کا شعوری التزام	محمد حمید شاہد	۲۵
سچل سرمت کی صوفیانہ شاعری	فاطمہ حسن	۲۷
ملاوجہی: دکن کا یگانہ روزگار ادیب	ڈاکٹر غلام شبیر رانا	۳۲
بورخیس: خاتم سلیمان اور شیکسپیئر کی یاد	ناصر عباس نیر	۴۹
ہمارے عہد کا استعاراتی اظہار	ڈاکٹر محمد یحییٰ صبا	۵۵
شہناز نبی کی شاعری میں تانیثیت کے بنیادی مسائل اور مباحث: ایک تجزیہ	ڈاکٹر ابراہیم افسر	۶۱
کلیم عاجز: بہار کے مایہ ناز شاعر	ڈاکٹر ریحان احمد قادری	۷۵
اسلم راہی بہ حیثیت ناول نگار	ڈاکٹر شہباز انصاری	۸۴
ضیا فاروقی کی شاعری میں تصوف کا رنگ	محمد مستقیم رضا	۹۰
احمد حماد: شاعر گیسو دراز	طاہرے گونیش (ترکی)	۹۶
مناظر عاشق ہرگانوی کے طنز ومزاح میں انشائی چمک	محمد فاروق	۹۹
کیفی اعظمی اور ترقی پسند تحریک	نیر وسعید	۱۰۳
میکش کاشمیری کی شعری خدمات کا سرسری جائزہ	محمد اشرف	۱۰۸
میرزا ابوطالب: ہندستان کا پہلا سیاح یورپ میں	ایم شہباز عالم	۱۱۰

• اسلوب وبیان (افسانے)

رضو باجی	قاضی عبدالستار	۱۱۱
لکڑ بگھا چپ ہوگیا	سید محمد اشرف	۱۲۰
وہ راسپوٹین تھا	مشرف عالم ذوقی	۱۲۷
اماں	خان حسنین عاقب	۱۳۳

شعور و ادراک

اسلم راہی بہ حیثیت ناول نگار

ڈاکٹر شہباز انصاری
جمشید پور

تاریخ مسلسل ارتقائی عمل سے گزرتی ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں تاریخ کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے۔ ادب اور ساجیات نے جہاں ایک منفرد شکل اختیار کیا ہے وہیں تاریخ نے بھی ترقی کے مختلف منازل طے کئے ہیں۔ ماضی کے تجربوں اور کارناموں کی نشاندہی علم وادب کی ابتدا اور ارتقاء سے آگاہی تاریخ کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ کیونکہ تاریخ کا براہ راست تعلق عوام، سماج اور تہذیبی قدروں سے رہا ہے اس لئے تاریخ عوام کی دلچسپی کا محور ہے۔

تاریخی ناول صرف تاریخ نہیں ہوتا بلکہ اس کی تکنیک اور ہیئت میں فکشن کے اصول وضوابط کو برتا جاتا ہے۔ تاریخی ناولوں میں موضوع کے اعتبار سے ناول نگار پلاٹ کا کینوس بناتا ہے اور بیانیہ کے ذریعہ ناول نگار عوامی دلچسپیوں کو ذہن میں رکھ کر تاریخی واقعات کے ساتھ ساتھ کچھ ایسے کرداروں کی بھی تخلیق کرتا ہے جس سے ناول میں خشکی کا احساس نہ ہو۔ اس لئے ایک اچھے تاریخی ناول نگار سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ ماضی کے ایسے کارناموں کو پیش کرے جس سے وجہ۔ سے معاصر عہد کو تقویت حاصل ہو۔

عوامی ذہن کا یہ خاصہ ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ ماضی کے واقعات میں دلچسپی لیتا ہے کیونکہ ماضی اس کا تہذیبی ورثہ ہوتا ہے۔ ماضی کے واقعات انسانوں کو اسلاف کے کارناموں سے بھی آشنا کراتے ہیں ان کارناموں کو پڑھ کر وہ اپنے اندر ایک تقویت محسوس کرتا ہے جس سے اس میں حوصلہ اور اعتماد پیدا ہوتا ہے۔

تاریخی ناول نگاروں میں ایک اہم نام اسلم راہی کا بھی ہے۔ اسلم راہی نے گرچہ اپنے ناول نگاری کی ابتدا رومانی ناولوں سے کی۔ رومانی ناولوں کے علاوہ انہوں نے کچھ معاشرتی ناول بھی لکھے۔ ابتدائی دور میں ان کی شہرت ایک رومانی ناول نگار کی حیثیت سے ہوئی۔ لیکن بعد میں اسلم راہی نے اپنے ناولوں میں تاریخی واقعات کو موضوع بنایا۔ اور ایک مقبول تاریخی ناول نگار کی حیثیت سے اپنی شناخت قائم کی۔

اسلم راہی کے ناولوں میں دو طرح کے موضوعات پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے بعض ناولوں میں ماضی بعید کی تاریخ کو موضوع بنایا ہے۔ ماضی بعید کی تاریخ کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنے ناولوں میں عہد وسطیٰ اور عہد جدید کی تاریخ کو بھی موضوع بنایا۔ ہم جانتے ہیں کہ ایک کامیاب تاریخی ناول نگار کی کامیابی اس کے موضوع کے انتخاب پر منحصر ہوتی ہے۔ اسلم راہی نے اپنے ناولوں میں ہمیشہ ایسے موضوعات کا انتخاب کیا جس نے پڑھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ اسلم راہی نے تاریخی واقعات میں تخیل کی آمیزش اس طرح کی ہے کہ اس سے اگر ایک طرف اس عہد کی تاریخ سامنے آجاتی ہے تو دوسری طرف تخیل کی آمیزش ناولوں میں ایک دلچسپ فضا پیدا کر دیتی ہے۔ اسلم راہی نے اپنے تخیلی کرداروں کی مدد سے قاری کو پرانی عظمت اور تہذیبی ورثے سے آشنا کرایا۔ اسلم راہی کے تمام ناولوں کا موضوع حق وباطل کی کشمکش پر مبنی ہے۔ ان کے تمام ناولوں میں باطل پر حق کو فتح حاصل ہوتی ہے۔ لیکن باطل پر حق کی فتح کو اسلم راہی انتہائی ہنرمندی کر ساتھ پیش کرتے ہیں۔ جس میں ان کے کردار انتہائی اعلیٰ صفات اور ایمانی قوت کے علم بردار ہوتے ہیں جس کی بدولت وہ تمام باطل اور شری قوتوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ان کے کرداروں میں مومنانہ شان کی وجہ سے جو استحکام پیدا ہوتا ہے اسے زیر کرنا باطل قوتوں کے لئے ممکن نہیں۔ ان کے بعض ناولوں میں حق پرست طاقت باطل کے سامنے سرنگوں ہو جاتے ہیں۔ لیکن ناول نگار حق پرستوں کی شکست کی وجہ بھی بیان کرتا ہے۔ اس طرح اسلم راہی فتح و شکست کے ذریعہ زوال کے اسباب کو اپنے ناولوں میں بیان کیا ہے اور شکست کے ان عوامل پر غور کرنے کی تحریک بھی دی ہے۔

اسلم راہی نے ناولوں میں تاریخی موضوعات کو انتہائی فنکارانہ طریقے پر پیش کیا ہے۔ جس سے متعلقہ تاریخی عہد پوری طرح ابھر کر سامنے آجاتا ہے۔ سنہری غول اسلم راہی کا ایک ایسا ہی ناول ہے۔ یہ ناول ان کے تمام ناولوں میں انتہائی منفرد ہے۔ جس میں اسلامی تاریخ کے ابتدائی دور میں عربوں اور یہودیوں کے درمیان معرکوں کا بیان ہے۔ اس دور میں لوگ جوق در جوق اسلام قبول کر رہے تھے اور عیسائیوں اور یہودیوں کو زندگی کا سبق دے رہے تھے۔ اس ناول کو پڑھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ابتدائی دور کے مسلمان ایمانی قوت سے بھرے ہوئے تھے اور دین کی حفاظت کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار تھے اس کے علاوہ ان میں بے شمار اخلاقی خوبیاں تھیں جن کی وجہ سے دشمن بھی ان کی عظمت کا اعتراف کرتے تھے۔ ناول سنہری غول کا ایک اقتباس ملاحظہ ہوں:۔

> ”قبقلان نے اس عرب سے کہا کہ تم مسلمانوں کے لشکر میں ایک دن اور ایک رات جا کر ٹھہرو۔ اس کے بعد واپس آکر مجھے ان کے مکمل حالات سے آگاہ کرو۔ ابن

ہزارف اسلامی لشکر میں داخل ہوا۔ اس کا لباس چونکہ عربوں جیسا تھا لہٰذا کوئی بھی اس پر شک نہ کر سکا۔ جب وہ واپس رومی لشکر میں آیا تو قبطلان نے اس سے مسلمانوں کے حالات تفصیل سے پوچھے۔ اس نے جواب دیا کہ مسلمان رات کے وقت راہب اور دن کے وقت سپہ سالار ہیں۔ ان کے انصاف کا یہ عالم ہے کہ اگر ان کے بادشاہ کا بیٹا بھی چوری کرے تو اس کے بھی ہاتھ کاٹ ڈالتے ہیں اور زنا کا مرتکب ہو تو وہ اس کو بھی سنگسار کرتے ہیں۔

قبطلان نے کہا اگر جو کچھ تم نے کہا ہے یہ سچ ہے تو میں سطح زمین پر ان مسلمانوں سے مقابلہ کرنے کے بجائے بہتر سمجھتا ہوں کہ زمین کے اندر سما جاؤں۔ اے کاش خدا مجھ پر اتنا کرم کردے کہ مجھے ان مسلمانوں سے چھٹکارا دلا دے۔ نہ میں ان پر فتح پاؤں اور نہ ہی وہ مجھ پر فتح حاصل کر سکیں۔"

اسلم راہی کے ناولوں کا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ انہوں نے اپنے بعض ناولوں میں صرف اور صرف تاریخ کی ایک جھلک دکھانے کی کوشش کی ہے۔ قتیبہ بن مسلم کا کردار ایک اہم اور معروف تاریخی کردار ہے اس جری اور ماہر جنگ جو سپاہ سالار نے بنو امیہ کے ابتدائی عہد میں عرب کی سرزمین سے فتوحات کا ایک طویل سلسلہ شروع کیا۔ قتیبہ بن مسلم کی فتح کی داستان ایشیائے کوچک اور چین کی عظیم سلطنت تک پھیلی ہوئی ہے۔ ناول قتیبہ بن مسلم میں اس کردار کو پوری آب و تاب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ ناول کو دلچسپ بنانے کے لئے ناول نگار نے رومانی واقعات کو بھی جگہ دی ہے اور ایک آتش پرست لڑکی کی داستانِ عشق کو ناول میں بڑے رومانی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

ناول صلیب و حرم اپنے موضوع کے اعتبار سے تاریخی پس منظر کو بیان کرتا ہے۔ نیشاپور کا شاہین بھی اسلم راہی کا ایک معروف تاریخی ناول ہے۔ اس ناول میں ان واقعات کو بیان کیا گیا ہے جب محمود غزنوی کے وفات کے بعد مسلمان انتہائی بدترین زندگی بسر کر رہے تھے۔ کسی مسلمان کی عزت محفوظ نہ تھی ان حالات میں ہندوستان کی حالت سنوارنے کے لئے قدرت نے شہاب الدین غوری کا انتخاب کیا۔ یہی وہ پہلا مسلم حکمران تھا جس کی قسمت میں ہندوستان کے اندر ایک مربوط اور منظم حکومت قائم کرنا لکھا ہوا تھا۔ شہاب الدین غوری نے اپنی حکمت عملی سے تمام باطل قوتوں کو شکست دی۔ ناول نگار نے موجودہ عہد میں مسلمانوں کی پراگندگی پر روشنی ڈالی ہے۔ اسلم راہی نے اس ناول کے دیباچے میں یہ لکھا ہے کہ:۔

"آج ایک بار پھر مسلم قوم ایسے ہی حالات سے دوچار ہے ایک طرف ہم رنگ،

نسل، وطن اور زبان کی اجزائے ترکیبی میں منتشر و پراگندہ تنگ دامانی کا شکار ہیں۔ تو دوسری طرف ہماری اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر انگنت برفانی بھیڑیے افغانستان کے عوام کا خون چوس رہے ہیں۔ سرخ شعلوں کا رقص جاری ہے۔ تباہی کی آگ اور مایوسی کے اندھیرے چاروں طرف گھیرے ہو کر پھیل گئے ہیں اور دشمن ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری قسمت کے بدترین نوشتے تحریر کر رہے ہیں۔"

طارق بن زیاد اسلم راہی کا ایک اور معروف ناول ہے۔ طارق بن زیاد اسلامی تاریخ کا ایک اہم کردار ہے۔ ایک سپاہ سالار کی حیثیت سے طارق بن زیاد جنگی منصوبہ بندی کے ماہر تھے۔ چنانچہ طارق بن زیاد نے ہسپانیہ کی سرزمین کے اندر جنگوں کے دوران اپنی منصوبہ بندی سے دشمنوں کو حیران کر کے رکھ دیا تھا۔ وہ بلا کے ذہین، فراست اور دور اندیشی میں اپنی مثال آپ تھے۔ ان کے علاوہ اخلاقی اعتبار سے بھی انتہائی بلند تھے۔

اسلم راہی کا ایک ناول بابل کا بت شکن بھی ایک معروف ناول ہے۔ اس ناول میں ناول نگار نے اسلام سے قبل روم، ایران کی حکومتیں عوام پر جو مظالم کیا کرتے تھے ان مظالم کی داستان کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ ناول بظاہر شہنشاہ سائرس کی تاریخی حالات کی گرد گھومتی ہے۔ لیکن ان کے مرکزی کردار وہ لوگ ہیں جو اس بادشاہ کی مملکت میں اسیری کی زندگی بسر کر رہے تھے ان اسیروں کو ایک ایسی ہستی کا انتظار تھا جس کی آمد دنیا میں ایک انقلاب برپا کردیگا۔ تمام مذہبی کتابوں میں نبی کریم کی بعثت کا انتظار تھا۔ ناول نگار نے اس ناول میں ایسے ہی واقعات کو بیان کیا ہے۔ کہانی کی ابتدا ایک نوجوان یہودی کے ایک عجیب و غریب خواب سے ہوتی ہے۔ اس نے خواب میں ایک مقدس شخص کو کھجور کے جھنڈ کے اندر سے نمودار ہوتے ہوئے دیکھا جس کی پیشانی سے ایسا نور پھوٹ رہا تھا جس کی کرنوں نے اندھیرے میں ڈوبی کائنات کو منور کر دیا۔ اس نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ اس مقدس شخصیت کی وجہ سے مروجہ مذہبی عقیدوں کی دنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ نیکی کے فرشتے بدی کے فرشتوں پر غالب آ گئے۔ اس تخت پر بیٹھے مقدس بزرگ کی روشنی پھیلتی چلی گئی۔ وہ نوجوان اس خواب کی تعبیر جاننے کے لئے پریشان ہو جاتا ہے۔ اور مختلف عبادت کدوں میں جا کر اس خواب کی تعبیر پوچھتا ہے۔ اسی سلسلے میں وہ بابل کا رخ کرتا ہے۔ بابل شہر کی سرحد پر اسے کسی کے گانے کی آواز آتی ہے اس گیت میں اس خیال کا اظہار کیا گیا تھا کہ دنیا ظلم سے بھر گئی ہے چاروں طرف بے گناہوں اور مظلوموں کے آنسوؤں کا سمندر ہے۔ اے خداوند تیرا فرستادہ کب آئے گا جس کی آمد کا تو نے وعدہ کر رکھا ہے۔ یہ گیت ایک بوڑھا شخص گا رہا تھا۔ وہ بوڑھا چرواہا نوجوان یہودی کو بتاتا ہے کہ یہ گیت اس نبی کی آمد کا ہے جو کھجوروں کے شہر میں پیدا ہوگا یہ

Scanned with CamScanner

کی حضرت امیر اعظم کی نسل سے ہوگا۔ پرانے صحیفوں میں اس کی پیدائش کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ وہ بڑا صاحب اقبال ہوگا [illegible] ہے کہ اس کی آمد کا انتظار ہے۔ سالار اعظم کا کام اس نوجوان کی حفاظت کرنا [illegible] ہے کہ:

"مختصر یہ کہ [illegible] ہم نے [illegible] کے [illegible] تمہارے خواب میں [illegible] ہے [illegible] ان کی آمد کے [illegible] خوش قسمت ہوں گے [illegible] اگر وہ میری حیات میں آ گئے تو [illegible] ان کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ [illegible] آ گئے تو پھر بھی [illegible] وقت ہی میں [illegible] اپ کی امت کا ادنیٰ ایک فرد سمجھتا ہوں۔"

اسلم راہی نے اپنے تمام ناولوں میں تاریخی موضوع کو بہت خوبی سے برتنے کی کامیاب کوشش کی ہے اور ہر تاریخی عہد کو بڑی فنکاری اور مہارت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ناول صلیب و حرم بھی ایک ایسا ناول ہے جو ناول بھی اپنے موضوع کے اعتبار سے تاریخ کے اس پس منظر کو بیان کرتا ہے جب مسلمان فوج کے قدم شام کی وادیوں [illegible] سے [illegible] تھے۔ صلیب کا [illegible] اگرچہ ایک رومانی ناول ہے لیکن یہ بھی تاریخی پس منظر میں لکھا گیا ہے اس ناول کا موضوع صلیب کی حکومت کا خاتمہ ہے۔ ناول چونکہ رومانی ہے اس لیے اس میں عشق کی داستان کی بھی آمیزش کی گئی ہے۔ ناول میں ناول نگار نے خوبصورت کی ایک نوجوان حسینہ کی داستان عشق کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح ناول [illegible] رزم گاہ کا موضوع بھی اندلس میں خلیفہ حضرت کی عہد کی تاریخ ہے۔ جس میں انہوں نے مسلمان امرا اور حکمران کی آپسی رسا کشی اور سازشوں کو بے نقاب کیا ہے۔ انہوں نے ناول میں یہ بھی دکھایا ہے کہ کس طرح صلیبی حکمرانوں نے ان امراء کو اپنی سازشوں میں شریک کیا اور مسلمانوں میں کیسے غداروں کو پیدا کیا۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں اور مسلم حکمرانوں کی سلطنت کو کس قدر نقصان اٹھانا پڑا۔

اسلم راہی کے ناولوں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ناولوں میں تسلسل کو کہیں بھی ختم ہونے نہیں دیتے۔ ایک واقعہ دوسرے واقعے سے مربوط اور منسلک ہوتا ہے۔ انہوں نے فنی لحاظ سے بھی اس کی اہمیت اور آغاز [illegible] کا پورا خیال رکھا ہے۔ ان کے ناولوں کا آغاز بہت آہستگی سے ہوتا ہوا نقطہ عروج تک پہنچتا ہے جس میں تصادم اور کشمکش فطری طریقے سے ناول کو آگے بڑھاتے ہیں۔ آغاز اور نقطہ عروج کے درمیان ایک تجسس [illegible] ہوتا ہے [illegible] قصے کے پلاٹ کو اس طرح بنتے ہیں کہ ابتدا میں ہی قاری کا ذہن تجسس میں مبتلا ہو جاتا ہے یہی تجسس کہانی میں کشمکش کو جنم دیتی ہے جو کشمکش کہانی کو آگے

پر حاوی ہوتی اور روح کی جانب سے [illegible] ہے۔ ناول کا [illegible] تجسس [illegible] ہے۔ اسلم راہی کے ناولوں میں نقطہ عروج اور اختتام کے درمیان [illegible] کی کیفیت پیدا [illegible] کی کامیابی کی علامت ہے۔

میں نے اوپر تحریر کیا ہے کہ اسلم راہی کے ناولوں کا موضوع تاریخی ہے [illegible] تاریخی ناولوں سے [illegible] ہیں [illegible] تہذیب کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان کے کردار [illegible] ہوتے نظر آتے ہیں۔

اسلم راہی نے تاریخی واقعات کے بیان میں دوسرے ناول نگاروں کے برعکس ایک نئی راہ کا انتخاب کیا۔ ان کے یہاں تاریخی واقعات میں تخیل کی آمیزش [illegible] ہے کہ اس عہد کی پوری تاریخ حقیقت عہد کی تہذیب کے ساتھ ابھر کر سامنے آ جاتی ہے اور دوسرے ناول نگاروں کی طرح اسلم راہی نے اپنے ناولوں کے ذریعے لوگوں کو اسلامی تہذیب اور اسلاف کے کارناموں سے متعارف کرانے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ لوگ [illegible] سے واقف ہو سکیں۔

اسلم راہی کے خیال میں جن قوموں نے اپنے تاریخی ورثے کی حفاظت کی ہے انہیں دنیا میں برتری حاصل ہوئی ہے لیکن جس قوم نے اپنے ماضی کی روایات کو [illegible] ہے۔ لہذا انہوں نے تاریخ سے اپنے گمشدہ کرداروں کو تلاش کیا جنہوں نے قوم و ملت کی بقا کے لیے سب کچھ نچھاور کر دیا۔ اسلم راہی نے ان گمشدہ کرداروں کو اپنے تخیل کے سہارے تاریخ کا حصہ بنایا اور اس کے ذریعہ مذکورہ عہد کی پوری سماجی زندگی کی عکاسی کامیابی سے کی ہے۔

•••

Scanned with CamScanner